URDU - THE LIFE OF ALLAMA MUHAMMAD ABID AL-SINDHI AND HIS CONTRIBUTION TO ILM AL-HADITH

علامہ محمد عابد سندھی اور انکی حدیث میں خدمات - URDU

Dr. Sanaullah Bhutto
Professor (Rtd), University of Sindh, Jamshoro, Pakistan

Dr. Saifullah Bhutto
Assistant Professor, Quaid-e-Awam University, Nawabshah, Pakistan

ABSTRACT:
Sheikh Muhammad Abid Sindhi was a prominent Muslim scholar of twelveth century A.H. He was originally from Sindh, the land famous for Islamic institutions for centuries. Sheikh Sindhi had mastery over many branches of Islamic sciences including tafsir (Quranic exegesis), hadith (prophetic traditions), fiqh (Islamic Jurisprudence), Ayurvedic medicine, debate and dialogue, calligraphy, and so on. He wrote thirty-seven valuable books in these fields. In this article, we have presented a brief overview of his contribution in the field of prophetic traditions. He wrote fourteen valuable books on this important subject. We have introduced all fourteen books with relevant information including an overview of where these books are currently are available and accessible form, whether they are published or are still in the handwritten form, their academic stature, and the opinions of scholars about these books. It is hoped that future researchers, archivists, and translators will explore these collections and bring these into light for further study and reference.

Keywords: Muhammad Abid, Sindi, Hadith, Contribution of non-Arab scholars

سرزمین سندھ وہ خطہ ہے جو برصغیر پاک وہند میں سب سے پہلے دین اسلام کے نور سے منور ہوا۔ عہد خلفاء راشدین میں عرب تاجروں کی آمد ورفت کی وجہ سے یہاں اسلام کا پیغام پہنچ چکا تھا۔ لیکن بنوامیہ کے خلیفہ ولید بن عبدالملک کے ایام میں 93ھ میں ایک پرجوش نوجوان محمد بن قاسم ثقفی نے اس سرزمین کو فتح کرکے اسلامی سلطنت قائم کی۔ ان کو واضح ہدایات تھیں کہ اسلام کی دعوت و تبلیغ پر زیادہ زور دیا جائے اس مقصد کے لئے وہ اپنے ساتھ کئی قراء، حفاظ، محدث، مفسر، مبلغ اور علماء ساتھ لائے تھے، جنھوں نے مفتوحہ علاقوں میں اسلام کی تبلیغ کا کام زور وشور سے جاری رکھا۔ ان محدثین میں قاضی موسیٰ بن یعقوب ثقفی کا نام قابل ذکر ہے وہ حدیث کے بڑے عالم تھے اس لئے محمد قاسم نے انہیں اروڑ کا قاضی مقرر کیا تھا۔[1]

---

[1] قاضی اطہر مبارکپوری ، العقد الثمین فی فتوح الہند ومن ورد فیہا من الصحابۃ والتابعین، ص 224،

اس خطہ کی مٹی اتنی زرخیز اور مبارک ثابت ہوئی کہ قلیل عرصہ کے اندر یہاں کئی اکابر علماء اور نامور محدث پیدا ہوئے اور کئی علمی پھول کھلے جن کی مہک سے پورا عالم اسلام معطر ہوا۔ یہاں علم کا اتنا چرچا ہوا کہ دو تبع تابعین ابو موسیٰ اسرائیل بن موسیٰ اور ربیع بن صبیح بصری جیسے بلند پایہ محدثین نے اپنا وطن چھوڑ کر سندھ کو اپنا مسکن بنایا۔ابو موسیٰ صحیح بخاری کے راویوں میں شامل ہیں اور ربیع بن صبیح علم حدیث کے بڑے عالم و امام تھے، جنہوں نے پہلے اسلام کے بابت کتاب لکھی اور ہمیشہ کے لئے یہاں سکونت اختیار کی اور "السندی" کے لقب سے مشہور ہوئے اور 160ھ میں سندھ میں فوت ہوئے۔ [2]

متقدمین علماء سندھ کا اجمالی ذکر:

ان کے علاوہ سندھ کے جن علماء نے اپنے علم کا ہر جگہ سکہ جمایا ان میں سے چند مشہور و معروف محدثین کا مختصر ذکر کیا جاتا ہے:

1-امام مکحول بن عبداللہ المتوفی 113ھ :تابعی سندھی ہیں جہنوں نے بعد میں شام و دمشق کو اپنا مسکن بنایا اور وہاں انہیں بڑا مقام حاصل ہوا۔امام اوزاعی اور سعید بن عبدالعزیز ان کے شاگردوں میں سے ہیں۔ [3]

2-امام ابو عمرو عبدالرحمٰن بن عمرو اوزاعی المتوفی 156ھ : سندھی مشہور تبع تابعی ہیں جنہیں امام ذہبی شیخ السلام کے لقب سے یاد کرتے ہیں۔ ان کے شاگردوں میں امام مالک، سفیان ثوری، عبداللہ بن مبارک، یحییٰ بن سعید القطان جیسے جلیل القدر محدث بھی شامل ہیں۔امام عبدالرحمٰن بن مہدی فرماتے ہیں کہ شام میں اوزاعی کے علاوہ حدیث کے سمجھنے والا اور کوئی نہیں۔ [4]

3-ابو معشر نجیح بن عبدالرحمٰن السندی المتوفی 170ھ : تبع تابعی اور صحاح ستہ کی کتاب سنن ترمذی کے راویوں میں سے ہیں۔ سیرت و مغازی کے امام مانے جاتے ہیں، ان کی نماز جنازہ خلیفہ ہارون الرشید نے پڑھائی۔ [5]

4-محمد بن ابی معشر السندی المتوفی 247ھ :ابو معشر کے فرزند و شاگرد ہیں۔ بڑے علماء حدیث ان کے شاگرد ہیں۔ مثلاًان کے فرزند داؤد بن محمد، حسین بن محمد، ابو حاتم رازی، محمد بن لیث اور ابو یعلی موصلی۔ [6]

5-داؤد بن محمد بن ابی معشر السندی:ابو معشر نجیح کے پوتے اور محمد بن ابی معشر کے فرزند ہیں۔ [7]

6-امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی المتوفی 275ھ : صحاح ستہ کی مشہور کتاب سنن ابی داؤد کے مصنف ہیں۔ [8]

7-امام ابو بکر عبداللہ بن ابی داؤد المتوفی 313ھ :امام ابو داؤد کے فرزند ہیں جنہیں امام ذہبی قدوۃ المحدثین کہتے ہیں۔ [9]

سید عبدالحسنی، نزھۃ الخواطر و بھجۃ المسامع والنواظر 1/50

[2] احمد بن علی بن حجر، عسقلانی تھذیب التھذیب 1/229؛ شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان الذہبی، سیر اعلام النبلاء: 7/288؛ محمد بن اسماعیل البخاری، التاریخ الکبیر: 7/278؛ حسن بن عبدالرحمٰن الرامھرمزی، المحدث الفاصل بین الراوي والواعی 216؛ سید عبدالحیی الحسنی، نزھۃ الخواطر: 1/41، 1/45.

[3] شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان الذہبی، تذکرۃ الحفاظ: 1/82؛ قاضی اطہر مبارکپوری، رجال السند والھند 237۔

[4] شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان الذہبی، تذکرۃ الحفاظ 1/134؛ قاضی اطہر مبارکپوری رجال السند والھند 168۔

[5] شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان الذہبی، تذکرۃ الحفاظ 1/172؛ قاضی اطہر مبارکپوری رجال السند والھند 249۔

[6] قاضی اطہر مبارکپوری رجال السند والھند ایضا 227۔

[7] ایضا 111۔

[8] شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان الذہبی، تذکرۃ الحفاظ: 2/127۔

8-ابو محمد خلف بن سالم السندی المتوفی 231ھ: ان کو حافظ ذہبی اور ابن حجر عسقلانی نے حافظ الحدیث کے نام سے یاد کیا ہے۔[10]

ان کے علاوہ ابوالعباس احمد بن عبداللہ بن سعید الدیبلی المتوفی 343ھ[11]، ابوالعباس احمد بن محمد المنصوري[12]، امام ابوالفوارس احمد بن محمد بن حسین السندی الصابونی المتوفی 349ھ[13]، امام ابو نصر سجزی المتوفی 444ھ،[14] امام ابو عثمان الصابونی المتوفی 449ھ،[15] احمد بن السندی الحداد البغدادی المتوفی 359ھ[16]، محمد بن احمد السندی[17]، ابوالعباس الوراق الدیبلی المتوفی 345ھ،[18] ابوالقاسم شعیب بن محمد الدیبلی،[19] ابو جعفر محمد بن ابراہیم الدیبلی[20]، خلف بن محمد الدیبلی،[21] السندی بن شاہک،[22] ابو نصر الفتح بن عبداللہ السندی،[23] الحافظ ابو بکر محمد بن محمد بن رجاء السندی[24]، ابوالقاسم المنصوری، ابوالعباس محمد بن محمد بن الحسن المنصوری،[25] ابوالحسن محمد بن عبدالقادر السندی،[26] ابو الہیثم سہل بن عبدالرحمٰن الرازی السندی[27]، امام عبد بن حمید الکشی السندی المتوفی 249ھ،[28] ابو محمد جعفر بن الخطاب القصداری السندی،[29] سیبویہ بن اسماعیل القزداری المکی[30]، ابو الفضل محمد بن عبدالعزیز الہاشمی المنصوری المتوفی 444ھ[31]، اسماعیل ابن علی الوری السندی[32] صدرالدین محمد بن محمد السندي المتوفی 669ھ[33] بدرالدین محمد بن محمد السندي المتوفی 669ھ[34] وغیرہم مشہور ہیں۔

ابتدائی چار صدیوں میں یہاں اسلام کا غلبہ رہا اور احادیث پڑھنے پڑھانے کا شوق غالب رہا اور کئی تابعین، تبع تابعین اور اہل علم یہاں آتے رہے، جن سے سندھ کے سپوت علم حاصل کرتے رہے اور کئی علم کے پیاسے یہاں سے دوسرے اسلامی ممالک کا سفر کر کے سنت، تاریخ، تراجم ورجال کا علم حاصل کرنے لگے۔ سب کا مقصد واحد دین کی اشاعت و تبلیغ تھا۔

---

9 شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان الذہبی، تذکرۃ الحفاظ: 2/235۔
10 قاضی اطہر مبارکپوری، رجال السند والهند: 103۔
11 نزهة الخواطر ج 1 ص 59.
12 نزهة الخواطر ج 1 ص 59.
13 تذكرة الحفاظ ج 1 ص 70.
14 تذكرة الحفاظ ج 3 ص 211.
15 تذكرة الحفاظ ج 3 ص 216.
16 سير أعلام النبلاء ج 10 ص 309.
17 نزهة الخواطر ج 3 ص 271.
18 الانساب ج 2 ص 524.
19 الانساب ج 2 ص 524.
20 سير أعلام النبلاء ج 15 ص 9 ، نزهة الخواطر ج 1 ص 59 ، الانساب ج 2 ص 523.
21 نزهة الخواطر ج 1 ص 59.
22 سير أعلام النبلاء ج 6 ص 273.
23 الانساب ج 3 ص 321.
24 سير أعلام النبلاء ج 13 ص 492.
25 الانساب ج 5 ص 395.
26 الانساب ج 5 ص 396.
27 الانساب ج 3 ص 321.
28 تهذيب ج 6 ص 403.
29 الانساب ج 4 ص 511.
30 الانساب ج 4 ص 493.
31 الانساب ج 5 ص 396.
32 نزهة الخواطر ج 1 ص 87.
33 نزهة الخواطر ج 1 ص 125.
34 نزهة الخواطر ج 1 ص 124.

متاخرین علماء سندھ کا اجمالی ذکر:

متاخرین میں جن علماء سندھ نے تحقیق حدیث اور فقہ میں شہرت حاصل کی ان میں علامہ رحمت اللہ بن عبداللہ السندی کتاب لباب المناسک وعباب المسالک کے مصنف مشہور ہیں، سندھ میں پیدا ہوئے پھر حرمین شریفین چلے گئے اور وہیں 993ھ میں فوت ہوئے۔[35] مشہور محدث اور فقیہ شیخ ابوالحسن السندھی الکبیر جن کے صحاح ستہ اور مسند احمد بن حنبل پر حواشی مشہور ہیں، مشہور محدث شیخ محمد حیات السندی شیخ ابوالحسن سندھی کبیر کے شاگرد ہیں، شیخ محمد ہاشم بن عبدالغفور السندی التتوی اور شیخ ابوالحسن السندھی الصغیر اور شیخ محمد عابد بن شیخ احمد علی بن شیخ محمد مراد السندی الایوبی الانصاری الخزرجی جو اسوقت سخن موضوع ہیں.

محمد عابد سندھی کی مختصر سوانح:

علامہ محمد عابد سندھی اپنے دور کے عالم اجل، محدث نامدار اور فقیہ کامل تھے۔ معقول و منقول کے جامع اور فقہ حنفیہ کے ماہر تھے۔ ان کی ولادت 1190ھ کے قریب صوبہ سندھ کے ایک مشہور مقام "سیوہن" میں ہوئی۔ ان کے جد امجد شیخ محمد مراد اپنے اہل وعیال کے ساتھ ارض سندھ سے ہجرت کر کے سرزمین عرب چلے گئے تھے اور وہیں اقامت اختیار کرلی تھی اور شیخ الاسلام کے لقب سے معروف ہوئے۔ انہوں نے علوم مروجہ کی کتابیں اپنے عم محترم شیخ محمد حسین سے پڑھیں پھر علماء یمن وحجاز کی خدمت میں حاضر ہوئے جن میں علامہ سید عبدالرحمٰن بن سلیمان اہدل، شیخ یوسف بن محمد مزجاجی، شیخ محمد طاہر سنبل زیادہ مشہور ہیں۔ ان کا شمار اس عہد کے اجل علماء عرب میں ہوتا تھا۔[36]

فارغ تحصیل ہونے کے بعد علامہ محمد عابد سندھی نے یمن کے مقام "زبید" کو اپنا مسکن قرار دیا اور زیادہ عرصہ وہیں رہے۔ یہاں تک کہ وہاں کے ساکنین میں گردانے گئے۔ بعد ازاں صنعاء تشریف لے گئے اور وہاں اقامت اختیار کرلی۔ وہاں مشہور محدث امام محمد بن علی شوکانی صاحب نیل الاوطار وتفسیر فتح القدیر کے علم سے فیضیاب ہوئے۔

زندگی کا بڑا حصہ وہیں گذارا اور وہاں کے امیر کے طبیب مقرر ہوئے۔ شادی بھی وہاں کے ایک وزیر کی بیٹی سے کی۔ وہاں کے لوگ ان کی علمی صلاحیتوں سے بہت متاثر تھے۔ امیر صنعاء مہدی نے ایک مرتبہ ان کو بہت سے ہدایا وتحائف دے کر حاکم مصر محمد علی پاشا کی دربار میں سفیر بنا کر بھیجا۔ ان کی یہ سفارت آگے چل کر ان کی عظمت وشہرت کا باعث بنی اور وہ ایک اعلیٰ مقام پر فائز ہوئے۔ مصر میں طابہ کے پرکشش باغات ومحلات کے نواح میں ایک عرصہ تک درس وتدریس اور وعظ وارشاد کے ذریعے وہاں کے لوگوں کی اصلاح کو اپنا مطمح نظر ٹھہرائے رکھا، لیکن وہاں کے لوگ ان کی تبلیغ اور اشاعت اسلام کی کوششوں کے خلاف کمربستہ ہوگئے۔ تو مجبوراً اپنے اس پسندیدہ مقام سے کوچ کر کے "حدیدہ" میں آبسے۔ 1424ھ میں شیخ حسین بن علی حازمی زیدی حدیدہ کے قاضی مقرر ہوئے، انہوں نے اذان میں الصلوٰۃ خیر من النوم کی جگہ "حي علی خیرالعمل" کہنے کا حکم دیا لیکن لوگوں نے قاضی کا یہ حکم ماننے سے انکار کردیا۔ قاضی غصہ سے بے قابو ہو کر سختیوں پر اتر آئے۔ انہوں نے چالیس آدمیوں کو جنہیں وہ خطرناک سمجھتے تھے گرفتار کر کے جیل میں بند کردیا جن میں شیخ محمد عابد بھی شامل تھے۔ علامہ سندھی اور ان کے ساتھیوں پر اس قدر مظالم ڈھائے کہ ان کی گردنوں میں لوہے کے طوق ڈالدیے یہاں تک کہ ان

---

[35] سید عبدالحیی الحسنی، نزھۃ الخواطر 4/339.

[36] محمد اسحاق بھٹی، فقہاء پاک وہند 2/224؛ خیرالدین الزرکلی، الاعلام: 7/49؛ عمر رضا کحالہ، معجم المؤلفین: 10/157؛ نواب صدیق حسن خان، ابجد العلوم: 850.

کے لئے بیٹھنااٹھنااور چلنا پھر نامشکل ہو گیا۔ متواتر چھ دن ان کواسی حالت پر رکھا گیا، پھر سب کو چھوڑ دیا۔ لیکن شیخ محمد عابد کو نہیں چھوڑا۔ ان کو قاضی حسین بن علی کے مطابق شدید مارا پیٹا گیا۔ بالآخر انہیں حدیدہ سے نکال دیا گیا۔[37]

اس کے بعد وہ آبائی وطن سندھ آئے اور کچھ عرصہ وہیں سکونت اختیار کی۔ پھر بلاد عرب کے شوق میں وہاں کا رخت سفر باندھا اور مدینہ منورہ میں اقامت اختیار کی۔ والی مصر کی طرف سے بلدہ طیبہ میں نہایت عزت واکرام کے ساتھ علمائے ملک کی صدارت کے منصب پر فائز ہوئے۔ اب اللہ کی عبادت، اتباع سنت، صبر واستقامت، نصح امت، اشاعت دین، لوگوں سے رأفت وشفقت کا برتاؤ کرنے اور نشر علوم کے سوا ان کا کوئی مشغلہ نہ تھا۔ یہی ان کی زندگی کا اوڑھنا بچھونا بن گیا۔ جن اجلہ علماء کرام کو شیخ محمد عابد سے شرف تلمذ حاصل ہے ان میں شیخ ابراہیم بن عبدالقادر الریاحی، حاکم یمن امام احمد بن منصور، شیخ اشرف علی الحسینی الحیدرآبادی، علامہ حسن حلوانی مدنی، حسن بن احمد الضمدی الملقب بعاکش، شیخ حسین بن ابراہیم الازہری، شیخ داؤد بن سلیمان البغدادی، شیخ عارف اللہ بن حکمۃ اللہ الشہیر بعارف حکمت، شیخ عبدالحق البنارسی الہندی، شیخ عبدالرحمٰن بن محمد الکزبری، شیخ عبدالغنی دہلوی، شیخ لطف اللہ بن احمد جحاف، شیخ محمد بن ناصر الحازمی وغیر ہم شامل ہیں۔[38]

علامہ محمد عابد سندھی نے پیر کے دن 17 ربیع الاول 1257ھ کو مدینہ منورہ میں وفات پائی اور جنت البقیع میں باب عثمان کے سامنے دفن کئے گئے۔ آپ ایک وسیع کتب خانہ کے مالک تھے، جن میں نادر ونایاب کتابوں کا ذخیرہ تھا۔ آپ نے یہ پورا کتب خانہ مدینہ منورہ میں کتب خانہ محمودیہ کے لئے وقف کر دیا تھا۔[39]

نیل الوطر من تراجم رجال الیمن فی القرن الثالث عشر کے مؤلف محمد بن محمد بن زبارۃ الحسنی لکھتے ہیں کہ شیخ کے شاگرد عاکش ضمدی اپنے استاد یعنی علامہ محمد عابد سندھی کا احوال اس طرح بیان کرتے ہیں:

"امام نظار، حرم مکی اور مدنی کے درس کے امام بہت عرصہ صنعاء میں رہے۔ صنعاء کے علماء کی بڑی تعریف کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ میں نے کئی ممالک کا سیر کیا، علوم حدیث میں تحقیق اور عمل کے لئے صحیح نص کی تلاش میں صنعاء کے علماء جیسا میں نے نہیں دیکھا"۔[40]

شیخ جحاف جو علامہ محمد عابد سندھی کے ہم مکتب رہے ہیں وہ شیخ صاحب کے بارے میں لکھتے ہیں کہ:

"ہم دونوں نے ایک عرصہ ساتھ گذارا اور 1216ھ میں ساتھ حج کیا اور وہاں کے مشائخ سے ملاقاتیں کیں۔ امام الحرمین صالح فلانی مغربی سے ہم دونوں نے حدیث کی عام اجازت حاصل کی۔ میں نے امام الحرمین کو دیکھا کہ وہ شیخ محمد عابد کی بڑی عزت کرتے تھے اور انہیں اپنی جگہ پر بٹھاتے تھے، کیونکہ انہیں حدیث کی کتابوں سے زیادہ محبت تھی اور ہمارے یہ رفیق شیخ محمد عابد صحیح بخاری میں زیادہ مشغول رہتے تھے اور اس سے دلائل تلاش کرتے تھے۔ لوگ ان کی بڑی

---

37 محمد اسحاق بھٹی، فقہاء پاک وہند 2/225؛ مولانا دین محمد وفائی، تذکرہ مشاہیر سندھ 3/248؛ محمد یحیٰ الترہتی، الیانع الجنی في اسانید الشیخ عبد الغني علي هامش کشف الاستار من رجال معاني الآثار لابي تراب رشد اللہ شاہ الراشدي ص69؛ امام محمد بن علی الشوکانی، البدر الطالع بمحاسن من بعد القرن السابع 2/227.

38 عبدالحیی الکتانی فہرس الفہارس والاثبات 1/366؛ محمد سائد بکداش محمد عابد السندی: 260۔

39 محمد بن محمد بن یحیٰ زبارۃ الحسنی الیمنی الصنعانی، نیل الوطر من تراجم الرجال الیمن في القرن الثالث عشر ج2 ص279.

40 ایضاً ج2 ص279.

عزت کرتے تھے اور انہیں صحیح بخاری کا مکمل علم تھا۔ انہوں نے صحیح بخاری کی مکرر احادیث پر ایک بہترین اور عجیب کتاب لکھی جو لوگوں میں بہت مقبول ہوئی"۔[41]

شیخ بحاف مزید لکھتے ہیں کہ :

"شیخ محمد عابد سندھی نے حدیث کی چھ کتابوں بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابوداؤد اور مؤطاامام مالک کو ایک جلد میں لکھا تھا اور فتح الباری شرح صحیح البخاری کو بھی ایک جلد میں لکھا تھا۔ جب حدیث کی چھ کتابوں کو لکھ کر پورا کیا تھا تو اس خوشی میں ایک دعوت کی جس میں خاص لوگوں کو مدعو کیا۔ فتح الباری لکھ کر پوری کرنے کے وقت بھی ایسی ہی دعوت کی۔ یہ علم حدیث سے آپ کے خصوصی لگاؤ اور محبت کی بیّن دلیل ہے۔ اسماء الرجال کی کتاب لسان المیزان لابن حجر آپ نے دوران سفر نقل کی۔"[42]

علامہ محمد عابد سندھی کی علم حدیث میں خدمات:

آپ مختلف علوم وفنون میں مہارت کاملہ رکھتے تھے۔ جن میں تفسیر، حدیث، فقہ، طب اور مناظرہ وغیرہ قابل ذکر ہیں۔ ان علوم میں آپ نے بڑی قابل قدر تصانیف چھوڑی ہیں۔ آپ کی علمی خدمات کا دائرہ بہت وسیع ہے۔ سردست ہم علم حدیث میں ان کی کاوشوں کا تذکرہ کرتے ہیں۔ ہم یہاں علم حدیث میں آپ کی تصنیفات کا اختصار کے ساتھ ذکر کرتے ہیں جو اس فن میں آپ کے ید طولیٰ اور مہارت کو ظاہر کرتی ہیں۔ پہلے متون احادیث اور ان کی شروح، اس کے بعد فن مصطلح الحدیث اور اسانید وتراجم کی کتب کا تذکرہ کریں گے :

الف۔ متون احادیث وشروحھا:

1- منحة الباري في جمع روايات صحيح البخاري:

اس کتاب میں شیخ صاحب نے صحیح بخاری شریف میں مختلف ابواب کے تحت مسائل کے استنباط کے لئے مذکور مکرر روایات کو یکجا ابواب کی ترتیب سے جمع کیا ہے، تاکہ ان کو سمجھنے اور استفادہ کرنے میں آسانی ہو۔ مثلاً شیخ صاحب کتاب کی ابتدا میں ذکر کرتے ہیں کہ :

"وقد استفتحت بما استفتحه المصنف رحمه الله تيمنا وتبركا عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه قال سمعت رسول الله صلي الله عليه وسلم يقول انما الاعمال بالنيات وانما لكل امرئ مانوى فمن كانت هجرته الى دنيا يصيبها او الى امرأة ينكحها فهجرته الي ما هاجر اليه. وفى رواية فى الحيل قال سمعت النبي صلي الله عليه وسلم يقول يا ايهاالناس انما الاعمال بالنية انما لامرئ مانوى فمن كان هجرته الي الله ورسوله فهجرته الى الله و رسوله ومن هاجر الي دنيا يصيبها اوامرأة يتزوجها فهجرته......."

وفى رواية فى الايمان والنذور قال سمعت رسول الله صلي الله عليه وسلم يقول انما الاعمال...... الخ الا ان فيها ومن كانت هجرته الى دنيا.... الخ وفى رواية في الايمان ان رسول الله صلي الله عليه وسلم قال انما الاعمال بالنية ولكل امرئ... الخ- الا ان فيها لدنيا بدل الى دنيا.

[41] ایضاج2ص279.

[42] ایضاج2ص279-280.

وفي رواية في العتق عنه عن النبي صلي الله عليه وسلم قال الاعمال بالنية ولامرئ.... الخ

وفي رواية في النكاح قال قال النبي صلي الله عليه وسلم العمل بالنية وانما لامرئ ما نوى فمن كانت هجرته الى الله ورسوله فهجرته الى الله ورسوله صلي الله عليه وسلم ومن كانت هجرته الي دنيا يصيبها او امراة ينكحها.... الخ

وفي رواية في الهجرة قال سمعت النبي صلي الله عليه وسلم يقول الاعمال بالنية فمن كانت هجرته الى دنيا يصيبها او امراة يتزوجها فهجرته الى ما هاجر اليه ومن كانت هجرته الى الله ورسوله فهجرته الى الله ورسوله اه.

اسی لئے علماء کرام اس کتاب کی تعریف میں رطب اللسان ہیں۔[43]

الف-آپ کے شاگرد لطف اللہ جاف "درر نحور الحور العین" میں لکھتے ہیں:

"وللمترجَم — الشيخ محمد عابد– معرفة بصحيح البخاري كاملة فانه الف في مكرراته مؤلفا بديعا حسنا — تلقاه الناس بالقبول وسماه بمنحة الباري بمكررات البخاري وتناقله الناس في حياته".[44]

ب-علامہ محدث ابراهیم بن عبداللہ الحوثی منحۃ الباری کی تقریظ میں لکھتے ہیں:

"و ان في جمع رواياته فوائد عديدة كتفسير بعض الروايات لبعض وتقييد مطلقها وتبيين مجملها وتخصيص عامها وتوضيح مشكلها وترجيح احد محتملاتها واظهار ما خفى منها ونحو ذٰلک مما يفيد العالم سهولة الاستنباط".[45]

ج-علامہ محمد بن محمد بن محمد بن احمد السنباوی الازہری الامیر الصغیر تقریظ میں لکھتے ہیں:

"فقد سرح ناظري وانشرح خاطري بما وقفت عليه من هذا المصنف الشريف والمؤلف اللطيف فلم ار من نَسَجَ على منواله ولم تسمح قريحة غير مؤلفه بمثاله. جمع الصحيح من الآثار والاخبار ولاحت على جمله الانوار كاد ان يكون في بابه معجزة حيث جمع ما تفرق من عبارات موجزة نظم فيه ما تشتت في كثير من المواضع فكان في بابه ونوعه احسن جامع"۔[46]

اس کتاب کا مخطوطہ مکتبہ حرم مدنی میں موجود ہے۔ علامہ غلامہ مصطفٰی قاسمی صاحب اپنے مقالہ "مدینہ منورہ کے کتب خانے اور علمائے سندھ کی تصانیف" میں لکھتے ہیں:

"منحۃ الباری فی جمع روایات صحیح البخاری تالیف علامہ محمد عابد سندھی انصاری: شیخ محمد عابد سندھی سندھ کے آخری محدث ہیں۔ ان کے تبحر علمی اور قوت تحریر کے موافق اور مخالف سب معترف ہیں۔ یہ کتاب اپنے موضوع میں نادر و نایاب ہے۔ جہاں تک میری معلومات کا تعلق ہے مدینہ منورہ میں دنیا کا یہ واحد نسخہ

---

[43] محمد سائد بکداش، محمد عابد السندي ص290.

[44] ایضاص290.

[45] ایضاص291.

[46] ایضاص293.

ہے اور کسی علمی کتب خانہ کی فہرست میں اس کتاب کا نام مجھے دیکھنے میں نہیں آیا۔ کتاب کیا ہے ایک بیش بہا علمی ذخیرہ ہے جو ڈیمی سائز کے 966 صفحات میں پھیلا ہوا ہے اور اس کے اندراج کا نمبر 1614 ہے"۔[47]

منحۃ الباری کا یہ نسخہ مصنف کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے۔ جس طرح حافظ ابن حجر عسقلانی صاحب فتح الباری کے متعلق مشہور ہے کہ وہ بہت تیز لکھتے تھے اس لئے ان کے خط میں حُسن کتابت کا فقدان تھا اور پڑھنے میں بھی دقت ہوتی تھی۔ شیخ محمد عابد سندھی کے متعلق مشہور ہے کہ بہت تیز لکھتے تھے مگر تیزی کتابت کے ساتھ ان کے خط کی ایک خوبی یہ تھی کہ حروف اگرچہ سادہ اور حسن سے خالی ہوتے تھے لیکن ان کے پڑھنے میں کسی کو دقت پیش نہیں آتی۔[48]

2- ترتيب مسند الامام ابی حنيفة براوية الحصكفی:

مسند الامام ابی حنیفۃ النعمان بن ثابت رحمہ اللہ براویۃ علامہ قاضی موسی بن زکریا الحصکفی المتوفی 260ھ امام صاحب کے اساتذہ کے ناموں کی ترتیب سے مرتب کی ہوئی تھی۔ شیخ محمد عابد سندھی رحمہ اللہ نے اسے فقہی ابواب کے ساتھ ترتیب دے کر اہل علم کے لئے آسانی پیدا کی ہے۔اس کتاب کا مخطوطہ جامعۃ الملک سعود ریاض میں موجود ہے۔ نیز یہ کتاب علامہ محمد حسین سنبھلی کی شرح "تنسیق النظام فی مسند الامام" کے نام سے پاکستان میں طبع ہو چکی ہے۔[49]

3- المواهب اللطيفة في الحرم المكي علي مسند الامام ابي حنيفة من رواية الحصكفي:

اس میں آپ نے مسند امام ابی حنیفۃ بروایت حصکفی کی مفصل شرح لکھی ہے۔ مسند کی روایات کے لئے حدیث کی دوسری مشہور و معروف مسانید، جوامع اور سنن سے شواہد و متابعات پیش کی ہیں۔ مشکل الفاظ کی شرح کی ہے منقطع روایات کا وصل کیا ہے اور مرسل روایتوں کو مرفوع کر کے دکھایا ہے۔ اختلافی مسائل پر بحث کر کے ان کے متعلق امام ابوحنیفۃ کے دلائل بیان کئے ہیں۔احادیث سے مستنبط فقہی مسائل واحکام کو تفصیل سے ذکر کیا ہے۔ان مستنبط مسائل میں فقہاء کے اختلاف کو ذکر کر کے ان کے دلائل پر کلام کر کے راجح اقوال کو ذکر کیا ہے۔احکام فقہیہ ذکر کرتے وقت صرف احناف کے مذہب کو ذکر کرنے پر اکتفا نہیں کیا، بلکہ چاروں فقہی مکاتب فکر کے معتمد اقوال کو ذکر کیا ہے۔ فقہاء احناف کے مختلف اقوال پر دلائل حدیث کی روشنی میں بحث کر کے معتمد اور مفتٰی بہ قول کو نقل فرمایا ہے۔

اس شرح میں مصنف نے اولا حدیث ذکر کی ہے۔ پھر اس کے راوی صحابی کا ترجمہ لکھا ہے پھر سند کے راویوں پر کلام کیا ہے۔اس کے بعد مشکل الفاظ کی تشریح کی ہے پھر اس حدیث کے مختلف طرق لکھے ہیں۔ان کے مشکل الفاظ کی توضیح، مرسل روایات کو مرفوع اور منقطع کو موصول کرنے کی کوشش کی ہے۔ متابع روایات ذکر کر کے تخریج کی ہے۔ پھر حدیث سے مستنبط مسائل ذکر کر کے ان میں فقہاء کے اختلاف کو ہر فریق کے دلائل کے ساتھ ذکر کر کے

---

47 مولانا غلام مصطفٰی قاسمی، مقالہ "مدینہ منورہ کے کتب خانے اور علماء سندھ کی تصانیف"، مجلہ الرحیم حیدر آباد ماہ مئی 1964ء، ص 35-36.

48 ایضا ص 36.

49 محمد حسین سنبھلی، تنسیق النظام فی مسند الامام۔

ان میں جمع و تطبیق کی کوشش کی ہے۔[50]ان سے پہلے ملا علی قاری نے مسند الحصکفی کی شرح لکھی تھی لیکن شیخ محمد عابد سندھی کی یہ شرح بے مثال و قابل دید ہے۔

اس کتاب کا قلمی نسخہ علامہ سید محب اللہ شاہ راشدی رحمہ اللہ کے المکتبۃ العالیۃ العلمیۃ درگاہ شریف پیر جھنڈو میں دو جلدوں میں موجود ہے۔ مصنف کے اپنے ہاتھ سے لکھا ہوا ہے۔[51]علامہ سید رشد اللہ شاہ راشدی فرماتے تھے کہ المواہب اللطیفہ حافظ ابن حجر عسقلانی کی مشہور کتاب فتح الباری کے پایہ کی کتاب ہے۔[52]

سندھ یونیورسٹی جامشورو سے المواہب اللطیفہ الجزء الاول پر محقق محمد عمر سلمان نے تحقیق کرکے پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی ہے اور الجزء الثانی پر محمود سلامہ العایش نے 1993 میں تحقیق کرکے پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی ہے۔[53]

4-ترتيب مسند الامام الشافعي:

شیخ محمد عابد سندھی نے مسند امام شافعی میں مذکور احادیث کو فقہی ابواب پر مرتب کرکے اہلِ علم وطلاب حدیث کی مشکل حل کی ہے۔ متفرق روایات کو جمع کرکے ابواب کے تحت ذکر کیا ہے۔ یہ کتاب آپ نے سفر حج کے دوران مختلف منازل پر قیام کے دوران لکھ کر مکمل کی۔[54]

5– معتمد الالمعي المهذب في حل مسند الامام الشافعي المرتب:

یہ ان کی مرتب کردہ ترتیب مسند الشافعی کی شرح ہے۔ دو اجزاء پر مشتمل ہے۔ پہلی جزء کتاب الایمان سے آخر کتاب الحج تک ہے جو آپ نے مکہ مکرمہ میں مکمل کی۔ دوسری جلد کتاب النکاح سے اول کتاب البیع تک مدینہ منورہ میں لکھی لیکن مکمل نہ کرسکے۔ جزء اول مصنف کے ہاتھ کا لکھا ہوا مخطوطہ ترکی کے عجائب خانہ توپ کاپی سرائے میں موجود ہے اور جزء ثانی کا مخطوطہ مکتبہ محمودیہ مدینہ منورہ میں موجود ہے۔

یہ شرح جہاں شیخ محمد عابد نے چھوڑی تھی وہاں سے اخیر تک ان کے شاگرد علامہ شیخ یوسف بن عبدالرحمٰن السنبلاوینی الشرقاوی المصری نے مکمل کی ہے جسکا مخطوطہ دار الکتب المصریہ قاہرہ میں موجود ہے۔[55]

6-شرح تيسير الوصول:

یہ جامع الاصول للامام ابن الاثیر الجزری کے اختصار تیسیر الوصول للامام ابن الدیبع الشیبانی کی شرح ہے۔ بڑی شرح وبسط کے ساتھ لکھی تھی اور کتاب الحدود کے حرف حاء تک پہنچے تھے کہ یمن کے بعض بزرگوں نے ان سے یہ مانگی تو ان کو دیدی اور اس کتاب کو کوئی نہیں دیکھ سکا۔[56]

---

[50] محمد عابد سندھی، المواہب اللطیفۃ علی مسند الامام ابی حنیفۃ۔

[51] ایضا

[52] مولانا غلام مصطفی قاسمی، مجلہ الرحیم، تیرہویں صدی کے مشاہیر سندھ نمبر ص15.

[53] فہرست تحقیقی موضوعات کلیہ معارف اسلامیہ جامعہ سندھ جامشورو ص14.

[54] محمد عابد سندھی، ترتیب مسند الامام الشافعی۔

[55] محمد سائد بکداش، محمد عابد السندھی325،324.

[56] ایضا ص 339.

7-شرح بلوغ المرام:

مشہور محدث حافظ ابن حجر عسقلانی کی شہرہ آفاق کتاب "بلوغ المرام من احادیث الاحکام" کی شرح شروع کی تھی، لیکن مکمل نہ کر سکے۔ علامہ خیر الدین الزرکلی نے الاعلام میں لکھاہے کہ اس شرح کا جزء مدینہ منورہ میں موجود ہے۔[57]

8- كشف البأس عما رواه ابن عباس مشافهة عن سيد الناس صلي الله عليه وسلم:

اس مختصر رسالہ میں شیخ صاحب نے وہ روایات ذکر کی ہیں جو عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہمانے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بالمشافہ سنی ہیں۔اس کا مخطوطہ الخزانۃالتیموریۃ مصر میں موجود ہے۔ مقدمہ میں فرماتے ہیں کہ جب میں نے تہذیب التہذیب للحافظ ابن حجر میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے ترجمہ میں دیکھا کہ غندر فرماتے ہیں کہ ابن عباس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نوحدیثیں سنی ہیں۔یحی القطان دس اور امام غزالی چار بتاتے ہیں۔ان اقوال کے بعد حافظ ابن حجر فرماتے ہیں کہ صحیحین میں ابن عباس کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے براہِ راست سنی ہوئی احادیث دس سے زیادہ ہیں[58]۔ فتح الباری میں حافظ صاحب فرماتے ہیں کہ میں نے یہ روایات جمع کی ہیں جو چالیس سے زیادہ ہیں۔(شیخ محمد عابد فرماتے ہیں) میں نے صحیحین کے علاوہ سنن واجزاء کے تتبع سے یہ روایات اس رسالہ کشف الباس میں جمع کی ہیں جن کی تعداد 77 ہے۔یہ شیخ صاحب کے تبحر علمی اور کتب احادیث پر دسترس کی بڑی شہادت ہے۔[59]

9- سلافة الالفاظ في مسالك الحفاظ:

اس رسالہ میں شیخ صاحب نے حفاظ محدثین کے مناہج وطرق کو ذکر کیاہے۔[60]

10- ايجاز الالفاظ لاعانة الحفاظ:

اس کتاب میں شیخ صاحب نے مختلف احادیث اس طرح جمع کی ہیں جن کی سند ایک جیسی ہو، تاکہ حفاظ حدیث اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔ایسی روایات جن کی سند مشترک ہے ان پر ابواب بھی مقرر فرمائے ہیں۔ مثلا پہلی حدیث جبرئیل بسند ابی حنیفہ عن حماد عن ابراہیم عن عقلمہ عن عبداللہ بن مسعود ذکر کرتے ہیں۔ پھر اس سند کے ساتھ بارہ احادیث ذکر فرمائی ہیں۔اس سے شیخ صاحب کا منفرد طریقہ تالیف ظاہر ہوتاہے۔ان کے شاگرد شیخ یحیٰ بن محمد بن الحسن الاخفش نے "ادارۃالالحاظ لحل ایجازالالفاظ" کے نام سے اس کی شرح لکھی ہے۔ جس کاایک جزء دارالکتب المصریہ قاہرہ میں موجود ہے۔[61]

ب-علم مصطلح الحديث:

1- شرح الفية السيوطى فى المصطلح:

---

57 خیر الدین الزرکلی،الاعلام: ج7ص49.

58 تهذيب ج 5 ص 245.

59 احمد بن علی بن حجر العسقلانی، فتح الباری: ۱۱/۳۸۳؛ محمد سائد بکداش، محمد عابد سندھی 343.

60 اسماعیل پاشا بغدادی، ہدیۃ العارفین: ۲/۳۷۰۔

61 محمد سائد بکداش، محمد عابد السندی: 346.

امام عثمان بن عبدالرحمٰن بن الصلاح کی مشہور و متداول کتاب "علوم الحدیث" کے مضامین کو امام زین الدین عبدالرحیم بن الحسین العراقی نے "الفیۃ فی مصطلح الحدیث" کے نام سے منظوم کیا۔ پھر اس پر خود انہوں نے اور دوسروں نے شروح لکھیں۔ امام سیوطی نے عراقی کی طرز پر "الفیۃ فی مصطلح الحدیث" نظم کیا اور "نظم الدرر فی علم الاثر" کے نام سے موسوم کیا اور اس کی شرح "البحر الذی ذخر فی شرح الفیۃ الاثر" لکھی۔[62]

پھر شیخ محمد عابد سندھی نے الفیۃ السیوطی کی مفصل شرح لکھی۔ یہ شرح مصطلح الحدیث میں شیخ صاحب کے وسعت اطلاع اور مہارت تامہ کی بین دلیل ہے۔

ت-الاسانید والتراجم میں شیخ محمد عابد سندھی کی تصانیف:

1- حصر الشارد من اسانید محمد عابد:

جس طرح دوسرے محدثین نے اپنی اسانید و اثبات جمع کی ہیں۔ اسی طرح علامہ عابد سندھی کی "حصر الشارد" بھی اس سلسلہ کی ایک اہم کڑی ہے۔ یہ اس موضوع پر بے نظیر کتاب ہے۔ اس ثبت سے زیادہ صحیح اور جامع ثبت آج تک نہیں لکھی گئی۔ شیخ نے یہ کتاب ایک ضخیم جلد میں لکھی ہے۔ اس کی ابتداء میں اپنے چچا شیخ محمد حسین انصاری سے قرآن کریم کی القراءات السبع کے متعلق حاصل کردہ اجازت ذکر کی ہے۔ اس کے بعد تفسیر، حدیث، فقہ، معانی، بیان، صرف، نحو، منطق اور طب وغیرہ کی کتب کی اسناد لکھی ہیں، جن کی تعداد تقریبا 1300 ہے۔ پھر 168 مسلسل احادیث کی اسناد ذکر فرمائی ہیں۔ پھر تصوف کے سلسلوں کو ذکر کیا ہے۔[63]

علماء کرام اس کتاب کی تعریف میں رطب اللسان ہیں۔ سید عبدالحیٔ کتانی فہرس الفہارس میں اپنے استاد ابوالحسن علی بن احمد بن موسیٰ سے نقل کرتے ہیں کہ:

"هو الثبت الحافل الذي لم يوجد له في الدنيا نظير ومماثل-"

یہ ایسی ثبت ہے جس کی دنیا میں کوئی نظیر نہیں ملتی۔[64]

شیخ عبدالغنی محدث دہلوی کے شاگرد علامہ ابوالحسن علی بن طاہر الوتری المدنی فرماتے ہیں:

"هذا الفهرس لايوجد على ما نعلم اوسع منه واصح"

ہمارے علم کے مطابق اس جیسی مفصل اور صحیح کتاب کہیں نہیں ملتی۔[65]

---

62 ایضا ص350، 351.

63 محمد عابد سندھی، حصر الشارد من اسانید محمد عابد۔

64 عبدالحیی الکتانی، فہرس الفہارس والاثبات 1/364۔

65 ایضا ۱/۳۶۴.

اس کتاب کاایکہ مخطوطہ علامہ سید محب ّاللہ شاہ راشدی رحمہ اللہ کے المکتبۃ العالیۃ العلمیۃ درگاہ شریف پیر جھنڈو میں موجود ہے۔[66] اس کے علاوہ مصنف کے ہاتھ سے لکھاہوا مخطوطہ مکتبہ محمودیہ مدینہ منور میں، ایک نسخہ مکتبہ عارف حکمت مدینہ منورہ میں، دو نسخے مکتبۃ الحرم المکی میں، ایک نسخہ دارالکتب المصریہ میں، ایک نسخہ مکتبہ احمد بن حسن العطاس حرئضہ یمن میں اور یک مخطوطہ مکتبہ رضارامپورانڈیامیں موجود ہے۔[67]

2-روض الناظرين فى اخبار الصالحين:

یہ کتاب صالحین کے احوال و تراجم پر لکھی گئی ہے یہ حلیۃ الاولیاءلابی نعیم الاصبہانی کے طرز پر ہے۔[68]

3- تراجم مشايخ الشيخ محمد عابد السندى ومشايخهم واحواهم اجمالا:

اس کتاب میں شیخ صاحب نے اپنے استاد علامہ شیخ یوسف بن محمد بن علاء الدین المزجاجی اور اپنے دوسرے اساتذہ اور ان کے اساتذہ کے تراجم واحوال لکھے ہیں۔ اس کا ناقص مخطوطہ مکتبۃ الحرم المکی میں موجود ہے۔ اور علامہ شیخ بدیع الدین شاہ راشدی رحمہ اللہ کے المکتبۃ الراشدیہ آزاد پیر جھنڈو میں اس کا مصور نسخہ موجود ہے۔[69]

4-رسالة فى بيان ثقات الرواة الذين تكلم فيهم:

اس رسالہ کا مصنف کے ہاتھ سے لکھاہوا مخطوطہ مدینہ منورہ کے کتب خانہ المکتبۃ المحمودیۃ میں موجود ہے جسکااندراج نمبر 2784ہے۔[70]

الغرض شیخ صاحب کی علم حدیث میں خدمات کادائرہ بہت وسیع ہے۔

خلاصہ بحث:

مندرجہ بالا بحث سے یہ حقیقت اچھی طرح واضح ھوگئی کہ شیخ محمد عابد سندھی اپنے وقت کے ایک جید عالم تھے اور اپنے علم وفضل میں ھم عصر علماء پر فوقیت کی بناءپر "رئیس علماء المدینہ" کے خطاب سے نوازے گئے۔ یوں تو وہ تقریباسارے اسلامی علوم میں مہارت تامہ رکھتے تھے اور انہوں نے 37 جلیل القدر کتابیں تصنیف کیں جو اعلی تحقیقی معیار کی ھیں لیکن علم قراءات، فقہ اور حدیث انکا خاص میدان تھا۔ جملہ تذکرہ نگار علم حدیث میں آپ کی مہارت، وسعت اطلاع، کتب حدیث کے ساتھ خصوصی لگاؤاور محبت کے معترف ہیں۔ ھم نے اس مضمون میں انکی علم حدیث میں خدمات کا حتی الامکان احاطہ کرنے کی کوشش کی ھے۔ علم حدیث میں شیخ محمد عابد سندھی نے 14 کتابیں تصنیف کیں۔ مذکورہ بالا سطور میں ان تصانیف کا تعارف کراتے ہوئے ھم نے یہ ثابت کیا کہ ان کی تصانیف اعلی پایے کی ھیں اور انہیں ہر زمانے میں خواص وعوام میں قبولیت کا درجہ حاصل رھاہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ انکی وہ تصانیف جو دنیا کے مختلف انفرادی واجتماعی مکتبات میں ابھی تک مخطوطات کی شکل میں موجود ہیں انھیں تحقیق کے ذریعے دنیا کے سامنے لایاجائے تاکہ علماء وفضلاء انکی

---

66 فہرست المخطوعات المکتبۃ العالیۃ العلمیۃ درگاہ شریف پیر جھنڈو.

67 محمد سائد بکداش، محمد عابد السندی356.

68 ایضا361،362.

69 فہرس المخطوعات المکتبۃ الراشدیۃ آزاد پیر جھنڈونیو سعید آباد۔

70 عبدالقیوم سندھی، مسند الحجاز ورئیس علماء المدینۃ الامام محمد عابد السندي الانصاري الدراسات الاسلامیۃ والیوم36 نمبر1، 2001ء ص60.

چھوڑی ہوئی علمی میراث سے مستفید ہوسکیں اور انکی حفاظت کا بھی بندوبست ہوجائے اور ھمیں یقین ھے کہ انکی کتابیں منظر عام پر آنے سے علم وحکمت کے کئی پوشیدہ خزانے ہمارے سامنے آئیں گے۔

فہرس المراجع والمصادر

البخاری: محمد بن اسماعیل **التاریخ الکبیر** دائرۃ المعارف العثمانیۃ دکن الھند 1959ء.

بغدادی: اسماعیل پاشا **ھدایۃ العارفین** مکتبۃ اسلامیۃ طھران 1947 ع.

بکداش: محمد سائد **محمد عابد السندی** دار البشائر الاسلامیۃ بیروت 1423 ھ.

بھٹی: محمد اسحاق **فقھاء پاک وھند** ادارۃ ثقافۃ اسلامیۃ لاھور 1989 ع.

الترھتی : محمد یحیٰ **الیانع الجنی فی اسانید الشیخ عبد الغنی** طبع علی ھامش کشف الاستار عن رجال معانی الآثار لابی تراب رشد اللہ شاہ الراشدی، دار الاشاعت دیوبند 1394ھ.

ابن حجر: احمد بن علی بن حجر عسقلانی **تھذیب التھذیب** دار الفکر للطباعۃ والنشر والتوزیع بیروت 1404 ھ - 1984 م

حسنی: سید عبد الحیی **نزھۃ الخواطر وبھجۃ المسامع والنواظر** دار ابن حزم بیروت، لبنان 1420ھ/1999م.

الذھبی: شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان **تذکرۃ الحفاظ** دار الکتب العلمیۃ بیروت-لبنان 1419ھ- 1998م.

------------**سیر اعلام النبلاء** مؤسسۃ الرسالۃ بیروت 1413 ھ 1993 م.

الرامھرمزی: حسن بن عبد الرحمٰن **المحدث الفاصل بین الراوی الدواعی** دار الفکر بیروت 1971ء.

الزرکلی: خیر الدین **الاعلام** کوستانسوماس وشرکائہ 1955ء.

السمعانی: ابوسعید عبد الکریم **الانساب** دار الجنان بیروت 1408 ھ - 1988 م.

سنبھلی: محمد حسن **تنسیق النظام فی مسند الامام** نور محمد اصح المطابع کراچی.

سندھی: محمد عابد **ترتیب مسند الامام الشافعی** مکتبۃ الثقافۃ الاسلامیۃ مصر 1951ء.

----------------**حصر الرشاد من اسانید محمد عابد** مخطوطہ المکتبۃ العالیۃ العلمیۃ درگاہ شریف پیر جھنڈو نمبر 140.

---------------**المواھب اللطیفیۃ علی مسند الامام ابی حنیفۃ** مخطوطہ المکتبۃ العالیۃ العلمیۃ درگاہ شریف پیر جھنڈو نمبر 82.

سندھی: عبد القیوم مقالہ **حرمین شریفین کے قدیم کتب خانوں میں سندھی علماء کی قلمی کتب** ماہنامہ السند شمارہ 93 نومبر دسمبر 2002ء.

الشوکانی: محمد بن علی **البدر الطالع بمحاسن من بعد القرآن السابع** مطبعۃ السعادۃ مصر 1939ھ.

الصنعانی: محمد بن محمد بن یحیٰ زبارۃ الحسنی الیمنی **نیل الوطر من تراجم رجال الیمن فی القرآن الثالث عشر** مطبع سلفیہ قاہرہ 1350ھ.

فہرست تحقیقی موضوعات: کلیہ معارف اسلامیہ جامعہ سندھ جامشورو.

فہرس المخطوطات: المکتبۃ الراشدیۃ آزاد پیر جھنڈو نیو سعید آباد.

فہرس المخطوطات: المکتبۃ العالیۃ العلمیۃ درگاہ شریف پیر جھنڈو.

فہرست مقالات ایم فل۔پی ایچ ڈی: انسٹیٹیوٹ آف سندھیالاجی سندھ یونیورسٹی جامشورو.

قاسمی: مولانا غلام مصطفیٰ **تیرہویں صدی ہجری کے مشاہیر سندھ نمبر** مجلّہ الرحیم حیدرآباد شمارہ 3-19674ء، شاہ ولی اللہ اکیڈمی حیدرآباد.

------------------**مدینہ کے کتب خانے اور علماء سندھ کی تصانیف** مجلّہ الرحیم حیدرآباد مئی 1964ع.

الکتانی: عبدالحیی *فھرس الفھارس والاثبات* دار الغرب الاسلامی بیروت 1982ء.

کحالہ: عمر رضا *معجم المؤلفین* مطبعۃ الترقی دمشق 1957ء.

مبارکپوری: قاضی اطہر *رجال السند والھند* دار الانصار مصر 1398ھ.

------------------ *العقد الثمین فی فتوح الھند ومن ورد فیھا من الصحابۃ والتابعین* طبع ابناء مولوی محمد سورتی بمبئی 1948ء.

نواب: صدیق حسن خاں *ابجد العلوم* مطبعہ صدیقیہ بھوپال 1296ھ.

وفائی: دین محمد **تذکرہ مشاہیر سندھ** سندھی ادبی بورڈ حیدرآباد 1986ء.